سورہ نمبر
(۳۶)

سُورَۃُ یٰسٓ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوۡرَۃُ یٰسٓ

اس کے مزید نام یہ ہیں: قلبِ قرآن، معمہ، مدافعہ، اور قاضیہ۔ (اتقان، ص:۵۴، ج:۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل یٰسٓ ہے جو شخص سورۂ یٰسٓ پڑھے گا اس کے لیے اس پڑھنے کے عوض دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

(مشکوٰۃ، ص:۱۸۷، دارمی، ترمذی ص:۱۱۲، ج:۱) ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُوۡرَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَّ ہِیَ ثَلٰثٌ وَّ ثَمٰنُوۡنَ اٰیَۃً وَّ خَمۡسُ رُکُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۂ یٰسٓ مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا) ف۱ اس میں ۸۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

یٰسٓ ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۳﴾ عَلٰی

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم ف۲

صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴﴾ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا

سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو ف۳ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو

مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی

ڈر سناؤ جسکے باپ دادا نہ ڈرائے گئے ف۴ تو وہ بے خبر ہیں بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہو چکی ہے

اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا

ف۵ تو وہ ایمان نہ لائیں گے ف۶ ہم نے انکی گردنوں میں طوق کر دیے ہیں کہ وہ

فَہِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ

ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے ف۱۰ اور ہم نے اُن کے آگے

اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۹﴾

دیوار بنا دی اور اُنکے پیچھے ایک دیوار اور اُنھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا ف۱۱

وَ سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا

اور اُنھیں ایک سا ہے تم اُنھیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو

ف۱ سورہ یٰسین مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع تراسی آیتیں سات سو انتیس ۷۲۹ کلمے تین ہزار ۳۰۰۰ حرف ہیں ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کیلئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسین ہے اور جس نے یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ اسکے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے ابو داؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات پر یٰسین پڑھو اسی لیے قریب موت حالت نزع میں مرنیوالوں کے پاس یٰسین پڑھی جاتی ہے ف۲ اے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۳ جو منزلِ مقصود کو پہونچانیوالی ہے یہ راہ توحید و ہدایت کی راہ ہے تمام انبیاء علیہم السلام اسی راہ پر رہے ہیں اس آیت میں کفار کا رد ہے جو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتے تھے لَسۡتَ مُرۡسَلًا تم رسول نہیں ہو اسکے بعد قرآن کریم کی نسبت ارشاد فرمایا ف۴ یعنی اُنکے پاس کوئی نبی نہ پہونچے اور قوم قریش کا یہی حال ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ان میں کوئی رسول نہیں آیا ف۵ یعنی حکم الٰہی و قضائے ازلی اُنکے عذاب پر جاری ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَاَمۡلَـَٔنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ اُنکے حق میں ثابت ہو چکا ہے اور عذاب کا انکے لیے مقرر ہو جانا اس سبب سے ہے کہ وہ کفر و انکار پر اپنے اختیار سے مصر رہنے والے ہیں ف۶ اسکے بعد اُنکے کفر میں پختہ ہونیکی ایک تمثیل ارشاد فرمائی ف۱۰ یہ تمثیل ہے اُنکے کفر میں ایسے راسخ ہو جانیکی کہ آیات و نُذر پند و ہدایت کسی سے وہ منتفع نہیں ہو سکتے جیسے کہ وہ شخص جنکی گردنوں میں غل کی قسم کا طوق پڑا ہو جو ٹھوڑی تک پہونچتا ہے اور اسکی وجہ سے وہ سر نہیں جھکا سکتے یہی حال اُنکا ہے کہ کسی طرح اُنکو حق کیطرف التفات نہیں ہوتا اور اسکے حضور سر نہیں جھکاتے اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہ انکی حقیقت حال ہے جہنم میں اُنھیں اسی طرح کا عذاب کیا جائیگا جیسا کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِذِ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ شانِ نزول یہ آیت ابو جہل اور اسکے دو مخزومی دوستوں کے حق میں نازل ہوئی ابو جہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر وہ سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھے گا تو پتھر سے سر کچل ڈالے گا جب اُس نے حضور کو نماز پڑھتے دیکھا تو وہ اسی ارادہ فاسدہ سے ایک بھاری پتھر لیکر آیا جب اُس پتھر کو اُٹھایا تو اسکے ہاتھ گردن میں چپکے رہ گئے اور پتھر ہاتھ کو لپٹ گیا یہ حال دیکھکر اپنے دوستوں کی طرف واپس ہوا اور اُن سے واقعہ بیان کیا تو اسکے دوست ولید بن مغیرہ نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا اور میں اُنکا سر کچل کر ہی آؤنگا چنانچہ وہ پتھر لیکر آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی نماز ہی پڑھ رہے تھے جب یہ قریب پہونچا اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی حضور کی آواز سنتا تھا آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا تھا یہ بھی پریشان ہو کر اپنے یاروں کی طرف لوٹا وہ بھی نظر نہ آئے اُنھوں نے ہی اُسے پکارا اور اس سے کہا تو نے کیا کیا کہنے لگا میں نے انکی آواز تو سنی مگر وہ مجھے نظر ہی نہیں آئے اب ابو جہل کے تیسرے دوست نے دعوی کیا کہ وہ اس کام کو انجام دے گا اور بڑے دعوی کیساتھ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف چلا تھا کہ اُلٹے پاؤں ایسا بدحواس ہو کر بھاگا کہ اوندھے منھ گر گیا اسکے دوستوں نے حال پوچھا تو کہنے لگا کہ میرا حال بہت سخت ہے میں نے ایک بہت بڑا سانڈ دیکھا جو میرے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے درمیان حائل ہو گیا لات و عزی کی قسم اگر میں ذرا بھی آگے بڑھتا تو وہ مجھے کھا ہی جاتا اسپر یہ آیت نازل ہوئی (خازن و جمل) ف۱۱ یہ بھی تمثیل ہے کہ جیسے کسی شخص کیلئے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہونچ سکتا یہی حال ان کفار کا ہے کہ انپر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے سامنے اُنکے غرورِ دنیا کی دیوار ہے اور اُنکے پیچھے تکذیب آخرت کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں محبوس ہیں آیات و دلائل میں نظر کرنا اُنھیں میسر نہیں۔

منزل ۵

تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

اُسی کو ڈر سناتے ہو ف۱ جو نصیحت پر چلے اور رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اُسے بخشش

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ

اور عزت کے ثواب کی بشارت دو ف۲ بیشک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اُنہوں نے آگے بھیجا ف۳ اور جو نشانیاں

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا

پیچھے چھوڑ گئے ف۴ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں ف۵ اور اُن سے نشانیاں بیان کرو

اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ

اُس شہر والوں کی ف۶ جب اُن کے پاس فرستادے آئے ف۷ جب ہم نے اُن کی طرف

اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ

دو بھیجے ف۸ پھر اُنہوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا ف۹ اب اُن سب نے کہا ف۱۰ کہ بیشک ہم تمہاری طرف

مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ

بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے کچھ نہیں

مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ

اُتارا تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم

لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّا

تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا ف۱۱ بولے ہم تمہیں

تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا

منحوس سمجھتے ہیں ف۱۲ بیشک تم اگر باز نہ آئے ف۱۳ تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

دکھ کی مار پڑے گی اُنہوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے ف۱۴ کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ف۱۵ بلکہ تم

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ف۱۶ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد ف۱۷ دوڑتا آیا ف۱۸ بولا

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

اے میری قوم بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں ف۱۹

منزل ۵

ف۱ یعنی آپ کے ڈر سنانے اور خوف دلانے سے وہی نفع اٹھاتا ہے ف۲ یعنی جنت کی ف۳ یعنی دنیا کی زندگانی میں جو نیکی یا بدی کی تاکہ اس پر جزا دی جائے ف۴ یعنی اور ہم ان کی وہ نشانیاں وہ طریقے بھی لکھتے ہیں جو وہ اپنے بعد چھوڑ گئے خواہ وہ طریقے نیک ہوں یا بد جو نیک طریقے اُمتی نکالتے ہیں ان کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور اس طریقے کے نکالنے والوں اور عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بدعت سیئہ کہتے ہیں اس طریقے کے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گنہگار ہوتے ہیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں برا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گناہ اور اس طریقہ پر عمل کرنے والوں کا بھی گناہ بغیر اس کے کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے اس سے معلوم ہوا کہ صدہا امور خیر مثل فاتحہ گیارہویں و تیجہ و چالیسواں و عرس و توشہ و ختم و دعا و محافل ذکر میلاد و شہادت جن کو بد مذہب لوگ بدعت کہہ کر منع کرتے ہیں اور لوگوں کو ان نیکیوں سے روکتے ہیں یہ سب درست اور باعث اجر و ثواب ہیں اور ان کو بدعت سیئہ بتانا غلط و باطل ہے یہ طاعات اور اعمال صالحہ جو ذکر و تلاوت اور صدقہ و خیرات پر مشتمل ہیں بدعت سیئہ نہیں بدعت سیئہ وہ برے طریقے ہیں جن سے دین کو نقصان پہنچتا ہے اور جو سنت کے مخالف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا کہ جو قوم بدعت نکالتی ہے اس سے ایک سنت اٹھ جاتی ہے تو بدعت سیئہ وہی ہے جس سے سنت اٹھتی ہو جیسے کہ رفض و خروج و وہابیت یہ سب انتہا درجہ کی خراب سیئہ بدعتیں ہیں رفض و خروج جو اصحاب و اہل بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت پر مبنی ہیں ان سے اصحاب و اہل بیت کے ساتھ محبت و نیاز مندی رکھنے کی سنت اٹھ جاتی ہے جس کے شریعت میں تاکیدی حکم ہیں وہابیت کی اصل مقبولان حق حضرات انبیاء و اولیاء کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے اس سے بزرگان دین کی حرمت و عزت اور ادب و تکریم اور مسلمانوں کے ساتھ اخوت و محبت کی سنتیں اٹھ جاتی ہیں جن کی بہت شدید تاکیدیں ہیں اور جو دین میں بہت ضروری چیز ہیں اور اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آثار سے مراد وہ قدم ہیں جو نمازی مسجد کی طرف چلنے میں رکھتا ہے اور اس معنی پر آیت کی شانِ نزول یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آ بسیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر و ثواب زیادہ ہوگا ف۵ یعنی لوح محفوظ میں ف۶ اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے ف۷ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انہوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انہوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ تندرست ہو گیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی تا آنکہ ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا پائی یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انہیں بلا کر کہا کیا ہمارے معبودوں کے سوا اور کوئی معبود بھی ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انہیں مارا اور یہ دونوں قید کر لیے گئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے رسم و راہ پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کیے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انہوں نے نئے دین کا نام لیا فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا کہ اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انہیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا کہ اس کی مختصر صفت بیان کرو انہوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انہوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انہوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہو گیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری اور ان کی عزت ظاہر ہو بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ دیکھے نہ سنے نہ کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود کو مردے کے زندہ کرنے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لائیں انہوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر قادر ہے بادشاہ نے ایک دہقان کا لڑکا منگایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو چکے تھے اور جسم

(باقی صفحہ ۵۲۵ پر)

(بقیہ از ص ۵۲۴)
خراب ہو چکا تھا مدلیسل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا مجھ کو جہنم کی سات دلواروں میں داخل کیا گیا میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو نہایت نقصان دہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا کہ آسمان کے دروازے کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ بادشاہ کو تعجب ہوا جب شمعون نے دیکھا کہ اس کی بات بادشاہ میں اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذابِ الٰہی سے ہلاک کئے گئے ف۸ یعنی دو حواری جو بھیجے گئے ان کے نام یوحنا اور بولس تھے اور کعب کا قول ہے کہ صادق و صدوق ف۹ یعنی شمعون سے تقویت اور

وَمَالِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾
ف۱ اور مجھے کیا ہے کہ اسکی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ف۲

ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي
کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں ف۳ کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو اُنکی سفارش

شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّىٓ
میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ف۴ مقرر میں

ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِى
تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو ف۵ اُس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو ف۶ کہا کسی طرح میری قوم

يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ ۞ وَمَآ أَنزَلْنَا
جانتی جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ف۷ اور ہم نے

عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن
اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اُتارا ف۸ اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ

كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿٢٩﴾ يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ
تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ف۹ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر

مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ
ف۱۰ جب اُنکے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں ف۱۱ کیا اُنھوں نے نہ دیکھا

أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ
ہم نے اُنسے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب اُنکی طرف پلٹنے والے نہیں ف۱۲ اور جتنے بھی ہیں

لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلْأَرْضُ ٱلْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَٰهَا
سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ف۱۳ اور انکے لیے ایک نشانی مُردہ زمین ہے ف۱۴ ہم نے اُسے زندہ کیا

وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ
ف۱۵ اور پھر اُس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اُس میں ف۱۶ باغ بنائے کھجوروں اور

وَأَعْنَٰبٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ ٱلْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا۟ مِن ثَمَرِهِۦ وَمَا عَمِلَتْهُ
اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اسکے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ انکے ہاتھ کے

ف۱ حبیب نجار کی یہ گفتگو سنکر قوم نے کہا کہ کیا تو انکے دین پر ہے اور تو اُنکے معبود پر ایمان لے آیا اس کے جواب میں حبیب نجار نے کہا
ف۲ یعنی ابتدائے ہستی سے جسکی ہم پر نعمتیں ہیں اور آخر کار بھی اسی کی طرف رجوع کرنا ہے اس مالک حقیقی کی عبادت نہ کرنا کیا معنی اور اسکی نسبت اعتراض کیسا ہر شخص اپنے وجود پر نظر کرکے اسکے حق نعمت و احسان کو پہچان سکتا ہے
ف۳ یعنی کیا بتوں کو معبود بناؤں
ف۴ جب حبیب نجار نے اپنی قوم سے ایسا نصیحت آمیز کلام کیا تو وہ لوگ ان پر یکبارگی ٹوٹ پڑے اور ان پر پتھراؤ شروع کیا اور پاؤں سے کچلا یہاں تک کہ قتل کر ڈالا قبر اُنکی انطاکیہ میں ہے جب قوم نے ان پر حملہ شروع کیا تو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرستادوں سے بہت جلدی کرکے یہ کہا ف۵ یعنی میرے ایمان کے شاہد رہو
جب وہ قتل ہو چکے تو بطریق اکرام ف۶ جب وہ جنت میں داخل ہوئے اور وہاں کی نعمتیں دیکھیں

منزل ۵

ف۷ حبیب نجار نے یہ تمنا کی کہ اُنکی قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب کی مغفرت کی اور اکرام فرمایا تھا کہ قوم کو مرسلین کے دین کی طرف رغبت ہو جب حبیب قتل کر دیے گئے تو اللہ رب العزت کا اس قوم پر غضب ہوا اور انکی عقوبت و سزا میں تاخیر نہ فرمائی گئی حضرت جبریل کو حکم ہوا اور انکی ایک ہی ہولناک آواز سے سب کے سب مر گئے چنانچہ ارشاد فرمایا جاتا ہے ف۸ اس قوم کی ہلاکت کیلئے ف۹ فنا ہو گئے جیسے آگ بجھ جاتی ہے ف۱۰ ان پر اور انکی مثل اور سب پر جو رسولوں کی تکذیب کرکے ہلاک ہوئے ف۱۱ یعنی اہل مکہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں کہ ف۱۲ یعنی دنیا کی طرف لوٹنے والے نہیں کیا یہ لوگ انکے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے ف۱۳ یعنی تمام اُمتیں روزِ قیامت ہمارے حضور حساب کیلئے موقف میں حاضر کیجائیں گی ف۱۴ جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردہ کو زندہ فرمائے گا ف۱۵ پانی برسا کر ف۱۶ یعنی زمین میں۔

ع ۲ / ۲۰ / ۱

۲۲ تائید پہونچائی ف۱ یعنی تینوں فرستادوں نے ف۱۱ ادلہ واضحہ کے ساتھ اور وہ اندھوں اور بیماروں کو اچھا کرتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے ف۱۲ جب سے تم آئے ہو بارش ہی نہیں ف۱۳ اپنے دین کی تبلیغ سے ف۱۴ یعنی تمہارا کفر ف۱۵ اور تمہیں اسلام کی دعوت دی گئی۔

ف۱۶ ضلال و طغیان میں اور یہی بڑی نحوست ہے۔ ف۱۷ یعنی حبیب نجار جو پہاڑ کے غار میں مصروفِ عبادتِ الٰہی تھا۔ جب اس نے سنا کہ قوم نے ان فرستادوں کی تکذیب کی۔

أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا

بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے ف١ پاک ہے اُسے جس نے سب جوڑے بنائے ف٢

مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ

ان چیزوں سے جنھیں زمین اُگاتی ہے ف٣ اور خود اُن سے ف٤ اور اُن چیزوں سے جنکی اُنھیں خبر نہیں ف٥ اور اُنکے لیے

لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ

ایک نشانی ف٦ رات ہے ہم اُس پر سے دن کھینچ لیتے ہیں ف٧ جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے

تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ

اپنے ایک ٹھہراؤ کیلیے ف٨ یہ حکم ہے زبردست علم والے کا ف٩ اور چاند کیلیے ہم نے

مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن

منزلیں مقرر کیں ف١٠ یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی ڈال ف١١ سورج کو نہیں پہونچتا

تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

کہ چاند کو پکڑلے ف١٢ اور نہ رات دن پر سبقت لیجائے ف١٣ اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے

وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن

اور اُنکے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ اُنھیں اُنکے بزرگوں کی پیٹھ میں ہمنے بھری کشتی میں سوار کیا ف١٤ اور اُنکے لیے ویسی ہی کشتیاں بنادیں

مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ

جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو اُنھیں ڈبو دیں ف١٥ تو نہ کوئی اُنکی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ

يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا

بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت تک برتنے دینا ف١٦ اور جب اُنسے فرمایا جاتا ہے ڈرو

مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ

تم اُس سے جو تمھارے سامنے ہے ف١٧ اور جو تمھارے پیچھے آنیوالا ہے ف١٨ اس اُمید پر کہ تم پر مہر ہو تو منھ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی اُنکے رب کی نشانیوں سے

مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا

کوئی نشانی اُن کے پاس آتی ہے تو اُس سے منھ ہی پھیر لیتے ہیں ف١٩ اور جب اُن سے فرمایا جائے اللہ کے دیے میں سے

رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ

کچھ اُسکی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کیلیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اُسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا

ف١ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا نہ لائیں گے
ف٢ یعنی اصناف و اقسام
ف٣ غلے پھل وغیرہ
ف٤ اولاد ذکور و اناث
ف٥ بر و بحر کی عجیب و غریب مخلوقات میں سے جس کی انسانوں کو خبر بھی نہیں ہے
ف٦ ہماری قدرت عظیمہ پر دلالت کرنے والی
ف٧ تو بالکل تاریک رہجاتی ہے جس طرح کالے جھنگے حبشی کا سفید لباس اُتار لیا جائے تو پھر وہ سیاہ ہی سیاہ رہجاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ آسمان و زمین کے درمیان کی فضا اصل میں تاریک ہے آفتاب کی روشنی اس کے لیے ایک سفید لباس کی طرح ہے جب آفتاب غروب ہوجاتا ہے تو یہ لباس اُتر جاتا ہے اور فضا اپنی اصلی حالت میں تاریک رہجاتی ہے
ف٨ یعنی جہانتک اس کی سیر کی نہایت مقرر فرمائی گئی ہے اور وہ روز قیامت ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا یا یہ معنی ہیں کہ وہ اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہونچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے کیونکہ یہی اسکا مستقر ہے
ف٩ اور یہ نشانی ہے جو اس کی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ پر دلالت کرتی ہے
ف١٠ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں ہر شب ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کرلیتا ہے نہ کم چلے نہ زیادہ طلوع کی تاریخ سے اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کرلیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو شب اور انتیس کا ہو تو ایک شب چھپتا ہے اور جب اپنے آخر منازل میں پہونچتا ہے تو باریک اور کمان کی طرح خمیدہ اور زرد ہو جاتا ہے

منزل ٥

ف١١ جو سوکھ کر پتلی اور خمیدہ اور زرد ہوگئی ہو
ف١٢ یعنی شب میں جو اس کے ظہور شوکت کا وقت ہے اسکے ساتھ جمع ہوکر اسکے نور کو مغلوب کرے کیونکہ سورج اور چاند میں سے ہر ایک کے ظہور شوکت کے لیے ایک وقت مقرر ہے سورج کے لیے دن اور چاند کے لیے رات
ف١٣ کہ دن کا وقت پورا ہونے سے پہلے آجائے ایسا بھی نہیں بلکہ رات اور دن دونوں معین حساب کے ساتھ آتے جاتے ہیں کوئی اُن میں سے اپنے وقت سے قبل نہیں آتا اور نیرین یعنی آفتاب و ماہتاب میں سے کوئی دوسرے کے حدود شوکت میں داخل نہیں ہوتا نہ آفتاب رات میں چمکے نہ ماہتاب دن میں
ف١٤ جو سامان اسباب وغیرہ سے بھری ہوئی تھی مراد اس سے کشتی نوح ہے جس میں اُنکے پہلے اجداد سوار کیے گئے تھے اور یہ اور انکی ذریتیں انکی پشت میں تھیں
ف١٥ اور جو کشتیوں کے ف١٦ جو انکی زندگانی کے لیے مقرر فرمایا ہے ف١٧ یعنی عذاب دنیا ف١٨ یعنی عذاب آخرت
ف١٩ یعنی اُنکا دستور اور طریقہ کار ہی یہ ہے کہ وہ ہر آیت و موعظت سے اعراض و روگردانی کیا کرتے ہیں۔

اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا
تو کھلا دیتا ف۱ تم تو نہیں مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ
یہ وعدہ ف۲ اگر تم سچے ہو ف۳ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی ف۴ کہ اُنھیں آلیگی جب وہ دنیا کے

وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ
جھگڑے میں پھنسے ہونگے ف۵ تو نہ وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر

يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ
جائیں ف۶ اور پھونکا جائیگا صور ف۷ جبھی وہ قبروں سے ف۸ اپنے رب کی طرف دوڑتے

يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ
چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے ہمیں سوتے سے جگا دیا ف۹ یہ ہے وہ جسکا رحمٰن نے وعدہ

الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا ف۱۰ وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ ف۱۱ جبھی وہ

جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ
سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے ف۱۲ تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمھیں بدلا نہ ملے گا

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾
مگر اپنے کیے کا بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں ف۱۳

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وہ اور اُنکی بیبیاں سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے انکے لیے اس میں میوہ ہے

وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اور انکے لیے ہے اس میں جو مانگیں ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا ف۱۴ اور آج الگ پھٹ جاؤ

اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ
اے مجرمو ف۱۵ اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۱۶ کہ شیطان کو نہ پوجنا ف۱۷

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾
بیشک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے اور میری بندگی کرنا ف۱۸ یہ سیدھی راہ ہے

ع ۳ ۱۸ ۲

منزل ۵

ف۱ شانِ نزول یہ آیت کفار قریش کے حق میں نازل ہوئی جن سے مسلمانوں نے کہا تھا کہ تم اپنے مالوں کا وہ حصہ مسکینوں پر خرچ کرو جو تم نے بزعم خود اللہ تعالیٰ کیلیے نکالا ہے اس پر اُنھوں نے کہا کہ کیا ہم انکو کھلائیں جنھیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا مطلب یہ تھا کہ خدا ہی کو مسکینوں کا محتاج رکھنا منظور ہے تو اُنھیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہوگا یہ بات اُنھوں نے بخیلی اور کنجوسی سے بطور تمسخر کے کہی تھی اور نہایت باطل تھی کیونکہ دنیا دارُ الامتحان ہے فقیری اور امیری دونوں آزمائشیں ہیں فقیر کی آزمائش صبر سے اور غنی کی انفاق فی سبیل اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ میں زندیق لوگ تھے جب اُن سے کہا جاتا تھا کہ مسکینوں کو صدقہ دو تو کہتے تھے ہرگز نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ محتاج کرے ہم کھلائیں ف۲ بعث و قیامت کا ف۳ اپنے دعوے میں انکا یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے تھا اللہ تعالیٰ انکے حق میں فرماتا ہے ف۴ یعنی صور کے پہلے نفخہ کی جو حضرت اسرافیل علیہ السلام پھونکیں گے ف۵ خرید و فروخت میں اور کھانے پینے میں اور بازاروں اور مجلسوں میں دنیا کے کاموں میں کہ اچانک قیامت قائم ہو جائیگی حدیث شریف میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خریدار اور بائع کے درمیان کپڑا پھیلا ہوگا نہ سودا تمام ہونے پائیگا نہ کپڑا لپٹ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونگے اور وہ کام ویسے ہی ناتمام رہ جائیں گے نہ اُنھیں خود پورا کر سکیں گے نہ کسی دوسرے سے پورا کرنے کو کہہ سکیں گے اور جو گھر سے باہر گئے ہیں وہ واپس نہ آ سکیں گے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۶ وہیں مر جائیں گے اور قیامت فرصت و مہلت نہ دے گی ف۷ دوسری مرتبہ یہ نفخۂ ثانیہ ہے جو مُردوں کے اُٹھانے کے لیے ہوگا اور ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا ف۸ زندہ ہو کر ف۹ یہ مقولہ کفار کا ہوگا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دونوں نفخوں کے درمیان اُن سے عذاب اُٹھا دے گا اور اتنا زمانہ وہ سوتے رہیں گے اور نفخۂ ثانیہ کے بعد جب اُٹھائے جائیں گے اور اہوالِ قیامت دیکھیں گے تو اسطرح چیخ اُٹھیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کفار جہنم اور اسکے عذاب دیکھیں گے تو اسکے مقابلہ میں عذابِ قبر اُنھیں سہل معلوم ہوگا اسلیے وہ ویل افسوس پکار اُٹھیں گے اور اُس وقت کہیں گے ف۱۰ اور اُس وقت کا اقرار اُنھیں کچھ نافع نہ ہوگا ف۱۱ یعنی نفخۂ اخیرہ ایک ہولناک آواز ہوگی ف۱۲ حساب کیلیے پھر اُن سے کہا جائیگا ف۱۳ طرح طرح کی نعمتیں اور قسم قسم کے سرور اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت جنتی نہروں کے کنارے بہشتی اشجار کی دلنواز فضائیں طرب انگیز نغمات حسینانِ جنت کا قرب اور قسم قسم کی نعمتوں سے التذاذ یہ انکے شغل ہونگے ف۱۴ یعنی اللہ عزوجل ان پر سلام فرمائے گا خواہ بواسطہ یا بے واسطہ اور یہ سب سے بڑی اور پیاری مراد ہے ملائکہ اہل جنت کے پاس ہر دروازے سے آکر کہیں گے تم پر تمھارے رحمت والے رب کا سلام ف۱۵ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے اس وقت کفار سے کہا جائیگا کہ الگ پھٹ جاؤ مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حکم کفار کو ہوگا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر ہو جائیں ف۱۶ اپنے انبیاء کی معرفت ف۱۷ اُسکی فرمانبرداری نہ کرنا ف۱۸ اور کسی کو عبادت میں میرا شریک نہ کرنا

ف۱ کہ تم اسکی عداوت اور گمراہ گری کو سمجھتے اور جب وہ جہنم کے قریب پہونچیں گے تو اُن سے کہا جائے گا ف۲ کہ وہ بول نہ سکیں اور یہ مہر کرنا ان کے یہ کہنے کے سبب ہوگا کہ ہم مشرک نہ تھے نہ ہم نے رسولوں کو جھٹلایا ف۳ انکے
اعضا بول اُٹھیں گے اور جو کچھ اُن سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دینگے ف۴ کہ نشان بھی باقی نہ رہتا اس طرح کا اندھا کر دیتے ف۵ لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے نعمت بصر انکے پاس
باقی رکھی تو اب انپر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں کفر نہ کریں ف۶ اور انہیں بندر یا سور بنا دیتے ف۷ اور انکے جرم اس کے مستدعی تھے لیکن

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

اور بے شک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمھیں عقل نہ تھی ف۱ یہ ہے وہ جہنم

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ

جس کا تم سے وعدہ تھا آج اسی میں جاؤ بدلا اپنے کفر کا آج ہم اُنکے مونہوں پر

عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾

مہر کر دیں گے ف۲ اور انکے ہاتھ ہم سے بات کرینگے اور انکے پاؤں اُن کے کیے کی گواہی دینگے ف۳

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾

اور اگر ہم چاہتے تو انکی آنکھیں مٹا دیتے ف۴ پھر لپک کر رستہ کی طرف جاتے تو اُنھیں کچھ نہ سوجھتا ف۵

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور اگر ہم چاہتے تو اُنکے گھر بیٹھے اُنکی صورتیں بدل دیتے ف۶ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے ف۷

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اُسے پیدائش میں الٹا پھیریں ف۸ تو کیا سمجھتے نہیں ف۹ اور ہم نے انکو شعر کہنا نہ سکھایا ف۱۰

يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّ

اور نہ وہ اُنکی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ف۱۱ کہ اُسے ڈرائے جو زندہ ہو ف۱۲ اور

يَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ

کافروں پر بات ثابت ہو جائے ف۱۳ اور کیا اُنھوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے چوپائے

اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَ

انکے لیے پیدا کیے تو یہ اُنکے مالک ہیں اور اُنھیں اُنکے لیے نرم کر دیا ف۱۴ تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں اور

لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

انکے لیے اُنمیں کئی طرح کے نفع ف۱۵ اور پینے کی چیزیں ہیں ف۱۶ تو کیا شکر نہ کرینگے ف۱۷ اور اُنھوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے ف۱۸

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

کہ شاید اُنکی مدد ہو ف۱۹ وہ اُن کی مدد نہیں کر سکتے ف۲۰ اور وہ انکے لشکر سب گرفتار حاضر آئینگے

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ

ف۲۱ تو تم اُنکی بات کا غم نہ کرو ف۲۲ بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں ف۲۳ اور کیا

ہم نے اپنی رحمت و حکمت کے حسب اقتضا عذاب میں جلدی نہ کی اور انکے لیے مہلت رکھی ف۸ کہ وہ بچپن کے سے ضعف و ناتوانی کی طرف واپس ہونے لگے اور دم بدم اس کی طاقتیں قوتیں اور جسم اور عقل گھٹنے لگے ف۹ کہ جو احوال کے بدلنے پر ایسا قادر ہو کہ بچپن کے ضعف و ناتوانی اور صغر جسم و نادانی کے بعد شباب کی قوتیں و توانائی اور جسم قوی و دانائی عطا فرماتا ہے اور پھر کبر سن اور آخر عمر میں اسی قوی ہیکل جوان کو دبلا اور حقیر کر دیتا ہے اب نہ وہ جسم باقی ہے نہ قوتیں نشست برخاست میں مجبوریاں در پیش ہیں عقل کام نہیں کرتی بات یاد نہیں رہتی عزیز اقارب کو پہچان نہیں سکتا جس پروردگار نے یہ تغیر کیا وہ قادر ہے کہ آنکھیں دینے کے بعد انہیں مٹا دے اور اچھی صورتیں عطا کرنے کے بعد انکو مسخ کر دے اور موت دینے کے بعد پھر زندہ کر دے ف۱۰ معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا یا یہ کہ قرآن تعلیم شعر نہیں ہے اور شعر سے کلام کاذب مراد ہے خواہ موزوں ہو یا غیر موزوں اس آیت میں اشارہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم اولین و آخرین تعلیم فرمائے گئے جن سے کشف حقائق ہوتا ہے اور آپ کے معلومات واقعی و نفس الامری ہیں کذب شعری نہیں جو حقیقت میں جہل ہے وہ آپکی شان کے لائق نہیں اور آپکا دامن تقدس اس سے پاک ہے اسمیں شعر بمعنی کلام موزوں کے جاننے اور اسکے صحیح و سقیم جید و ردی کو پہچاننے کی نفی نہیں علم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں طعن کرنے والوں کیلیے یہ آیت کسی طرح سند نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ نے حضور کو علوم کائنات عطا فرمائے اُسکے انکار میں اس آیت کو پیش کرنا محض غلط ہے شانِ نزول کفار قریش نے کہا تھا کہ محمد (مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شاعر ہیں اور جو وہ فرماتے ہیں یعنی قرآن پاک وہ شعر ہے اس سے انکی مراد یہ تھی کہ (معاذ اللہ) یہ کلام کاذب ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اُنکا مقولہ نقل فرمایا گیا ہے بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ اسی کا اس آیت میں رد فرمایا گیا کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی اکاذیب پر مشتمل نہیں کفار قریش زبان سے ایسے بد ذوق اور نظم عروضی سے ایسے ناواقف نہ تھے کہ نثر کو نظم کہدیتے اور کلام پاک کو شعر عروضی بتا بیٹھتے اور کلام کا محض وزن عروضی پر ہونا ایسا بھی نہ تھا کہ اسپر اعتراض کیا جا سکے اس سے ثابت ہو گیا کہ ان بے دینوں کی مراد شعر سے کلام کاذب تھی (مدارک و جمل و روح البیان) اور حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے اس آیت کے معنی میں فرمایا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معمے اور اجمال کیساتھ خطاب نہیں فرمایا جسمیں مراد کے مخفی رہنے کا احتمال ہو بلکہ صاف صریح کلام فرمایا ہے جس سے تمام حجاب اُٹھ جائیں اور علوم روشن

ع ٤ ١٧ ٣

منزل ٥

نصف

ہو جائیں چونکہ شعر لغۃً و توریۃً اور دو معنی و اجمال کا محل ہوتا ہے اسلیے شعر کی نفی فرما کر اس معنی کو بیان فرما دیا ف۱۱ صاف صریح حق و ہدایت کہاں وہ پاک آسمانی کتاب تمام علوم کی جامع اور کہاں شعر جیسا کلام کاذب جو نسبت خاک را با عالم پاک (ز لکبریت الاحمر تلشیخ الاکبر) ف۱۲ دل زندہ رکھتا ہو کلام و خطاب کو سمجھے اور یہ شان مومن کی ہے ف۱۳ یعنی حجت عذاب قائم ہو جائے ف۱۴ یعنی مسخر و زیر حکم کر دیا ف۱۵ اور فائدے ہیں کہ انکی کھالوں بالوں اور اُون وغیرہ کام میں لاتے ہیں ف۱۶ دودھ اور دودھ سے بننے والی چیزیں دہی مٹھا وغیرہ ف۱۷ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ف۱۸ یعنی بتوں کو پوجنے لگے ف۱۹ اور مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں اور ایسا ممکن نہیں ف۲۰ کیونکہ بت بے جان بے قدرت بے شعور ہیں ف۲۱ یعنی کافروں کیساتھ انکے بت بھی گرفتار کر کے حاضر کیے جائیں گے اور سب جہنم میں داخل ہونگے بت بھی اور انکے پجاری بھی ف۲۲ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ کفار کی تکذیب و انکار سے اور انکی ایذاؤں اور جفا کاریوں سے آپ غمگین نہ ہوں ف۲۳ ہم اُنھیں اُنکے کردار کی جزا دینگے۔

ف۱ شانِ نزول یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور بقول مشہور ابی بن خلف جمحی کے حق میں نازل ہوئی جو انکارِ بعث میں یعنی مرنیکے بعد اٹھنے کے انکار میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا اسکے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی اسکو توڑتا جاتا تھا اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپکا خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانیکے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کریگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں اور تجھے بھی مرنیکے بعد اُٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا اسپر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اسکے جہل کو اظہار فرمایا گیا کہ گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے کتنا احمق ہے اپنے آپکو نہیں دیکھتا کہ ابتدا میں ایک گندہ نطفہ تھا گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے اس میں جان ڈالی انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اسکی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آگیا اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادرِ برحق پانی کی بوند کو قوی اور توانا انسان بنا دیتا ہے اسکی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخشدینا کیا بعید ہے اور اسکو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے ف۲ یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے ملکر مثل بناتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہوگی ف۳ کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے ف۴ پہلی کا بھی اور موت کے بعد والی کا بھی ف۵ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں جو وہاں کے جنگلوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں ایک کا نام مرخ ہے دوسرے کا عفار انکی خاصیت یہ ہے کہ جب انکی سبز شاخیں کاٹ کر ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو اُن سے آگ نکلتی ہے باوجودیکہ وہ اتنی تر ہوتی ہیں کہ اُن سے پانی ٹپکتا ہوتا ہے اسمیں قدرت کی کیسی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد ہر ایک ایک جگہ ایک لکڑی میں موجود نہ پانی آگ کو بجھائے نہ آگ لکڑی کو جلائے جس قادرِ مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اسکی قدرت سے کیا عجیب اور اسکو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھکر جاہلانہ و معاندانہ انکار کرنا ہے ف۶ یا اُنھیں کو بعد موت زندہ نہیں کر سکتا ف۷ بیشک وہ اسپر قادر ہے ف۸ کہ پیدا کرے ف۹ یعنی مخلوقات کا وجود اسکے حکم کے تابع ہے ف۱۰ آخرت میں

الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ

آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اُسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے ف۱ اور ہمارے

لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ

لیے کہاوت کہتا ہے ف۲ اور اپنی پیدائش بھول گیا ف۳ بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ

يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي

اُنھیں وہ زندہ کریگا جس نے پہلی بار اُنھیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا علم ہے ف۴ جس نے

جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾

تمھارے لیے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے سلگاتے ہو ف۵

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ

اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا ف۶

مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا

کیوں نہیں ف۷ اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے ف۸

أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ

تو اُس سے فرمائے ہوجا وہ فوراً ہوجاتی ہے ف۹ تو پاکی ہے اُسے جس کے ہاتھ ہر چیز کا قبضہ ہے

شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱۰

منزل ۶

ع ۵ ۱۶

اسے قرآن کا دل اس لیے کہا گیا ہے کہ قیامت کے حالات و مناظر سورۂ لیٰسٓ میں جس بسط و تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں کسی اور سورۃ میں نہیں پائے جاتے اس لیے دنیا سے رخصت ہونے والے کے پاس خاص طور سے یہ سورہ پڑھی جاتی ہے یا اسے دل اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کی تلاوت زندوں اور مردوں دونوں کے دلوں کو زندگی بخشتی ہے اوران دلوں کو غفلت سے بیداری اور طاعت وعبادت تک یہ پہنچاتی ہے اس سلسلے میں علامہ عینی نے بڑی عمدہ بات کہی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اسے قرآن کا دل اس لیے کہا گیا ہے کہ اس کے مختصر ہونے کے باوجود اس کے اندر روشن دلیل، قطعی برہان، پوشیدہ علوم (اسرار ورموز) دقیق معانی، اونچے وعدے، اور مؤثر تنبیہیں پائی جاتی ہیں۔(مرقاۃ،ص:۵۹۶:۲) ماخوذ:فضائل قرآن،مطبوعہ المجمع الاسلامی،مبارک پور